تفہیم القرآن

سبا

(۲)

اور سلیمان کے لیے ہم نے ہوا کو مسخر کر دیا، صبح کے وقت اس کا چلنا ایک مہینے کی راہ تک اور شام کے وقت اس کا چلنا ایک مہینے کی راہ تک[۱۷]۔ ہم نے اُس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا[۱۸] اور ایسے جن اس کے تابع کر دیے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے[۱۹]۔ اُن میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے۔ وہ اُس کے لیے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں، تصویریں[۲۰]، بڑے بڑے

۱۷؎ یہ مضمون بھی سورۂ انبیاء آیت ۸۱ میں گزر چکا ہے اور اس کی تشریح وہاں کی جا چکی ہے (ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد سوم، ص ۱۷۶ - ۱۷۷)

۱۸؎ بعض قدیم مفسرین نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ زمین سے ایک چشمہ حضرت سلیمانؑ کے لیے پھوٹ نکلا تھا جس میں سے پانی کے بجائے پگھلا ہوا تانبہ بہتا تھا۔ لیکن آیت کی دوسری تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں تانبے کو پگھلانے اور اس سے طرح طرح کی چیزیں بنانے کا کام اتنے بڑے پیمانے پر کیا گیا کہ گویا وہاں تانبے کے چشمے بہ رہے تھے۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد سوم، ص ۱۷۶)

۱۹؎ یہ جن جو حضرت سلیمان کے لیے مسخر کیے گئے تھے، آیا یہ دیہاتی اور کوہستانی انسان تھے یا واقعی وہی جن تھے جو ایک پوشیدہ مخلوق کی حیثیت سے دنیا بھر میں معروف ہیں، اس مسئلے پر بھی سورۂ انبیاء اور سورۂ نمل کی تفسیر میں ہم مفصل بحث کر چکے ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد سوم، صفحات ۱۷۷-۱۷۸۔ ۵۶۲-۵۶۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۹)

نوٹ ۱۰ اصل میں لفظ تماثیل استعمال ہوا ہے جو تمثال کی جمع ہے۔ تمثال عربی زبان میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی قدرتی شئے کے مشابہ بنائی جائے، قطع نظر اس سے کہ وہ کوئی انسان ہو یا حیوان، کوئی درخت ہو یا پھول یا دریا یا کوئی دوسری بے جان چیز۔ التِمثال اسم للشئ المصنوع مشبھا بخلق من خلق اللہ (لسان العرب)۔ "تمثال نام ہے ہر اس مصنوعی چیز کا جو خدا کی بنائی ہوئی کسی چیز کے مانند بنائی گئی ہو"۔ التمثال کل ما صوّر علیٰ صورة غیرہ من حیوان وغیر حیوان (تفسیر کشاف)۔ "تمثال ہر اس تصویر کو کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز کی صورت کے مماثل بنائی گئی ہو، خواہ وہ جان دار ہو یا بے جان"۔ اس بنا پر قرآن مجید کے اس بیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جو "تماثیل" بنائی جاتی تھیں وہ ضرور انسانوں اور حیوانوں کی تصاویر یا ان کے مجسمے ہی ہونگے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پھول پتیاں اور قدرتی مناظر اور مختلف قسم کے نقش و نگار ہوں جن سے حضرت سلیمان نے اپنی عمارتوں کو آراستہ کرایا ہو۔

غلط فہمی کا منشا بعض مفسرین کے یہ بیانات ہیں کہ حضرت سلیمان نے انبیاء اور ملائکہ کی تصویریں بنوائی تھیں۔ یہ باتیں ان حضرات نے بنی اسرائیل کی روایات سے اخذ کر لیں اور پھر ان کی توجیہ یہ کی کہ پچھلی شریعتوں میں اس قسم کی تصویریں بنانا ممنوع نہ تھا۔ لیکن ان روایات کو بلا تحقیق نقل کرتے ہوئے ان بزرگوں کو یہ خیال نہ رہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جس شریعتِ موسوی کے پیرو تھے اس میں بھی انسانی اور حیوانی تصاویر اور مجسمے اسی طرح حرام تھے جس طرح شریعتِ محمدیہ میں حرام ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو حضرت سلیمانؑ سے جو عداوت تھی اس کی بنا پر انہوں نے آنجناب کو شرک و بت پرستی، اور جادوگری اور زنا کے بدترین الزامات سے متہم کیا ہے، اس لیے ان کی روایات پر اعتماد کر کے اس جلیل القدر پیغمبر کے بارے میں کوئی ایسی بات ہرگز قبول نہ کرنی چاہیے جو خدا کی بھیجی ہوئی کسی شریعت کے خلاف پڑتی ہو۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل میں جتنے انبیاء بھی آئے ہیں وہ سب توراۃ کے پیرو تھے اور ان میں سے کوئی بھی نبی شریعت نہ لایا تھا جو توراۃ کے قانون کی ناسخ ہوتی۔ اب توراۃ کو دیکھیے تو اس میں بار بار بصراحت

یہ حکم ملتا ہے کہ انسانی اور حیوانی تصویریں اور مجسّمے قطعاً حرام ہیں :

"تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے" (خروج ۔ باب ۲۰ ۔ آیت ۴)

"تم اپنے لیے بُت نہ بنانا اور نہ تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لیے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو" (احبار ۔ باب ۲۶ آیت ۱)

"تا نہ ہو کہ تم بگڑ کر کسی شکل یا صورت کی کھودی ہوئی مورت اپنے لیے بنا لو جس کی شبیہ کسی مرد یا عورت یا زمین کے کسی حیوان یا ہوا میں اڑنے والے کسی پرند یا زمین میں رینگنے والے جاندار یا مچھلی سے جو زمین کے نیچے پانی میں رہتی ہے ملتی ہو" (استثناء باب ۴ ۔ آیت ۱۶ ۔ ۱۸)

"لعنت اس آدمی پر جو کاریگری کی صنعت کی طرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے اس کو کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے" (استثناء ۔ باب ۲۷ ۔ آیت ۱۵)

ان صاف اور صریح احکام کے بعد یہ بات کیسے مانی جا سکتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے انبیاء اور ملائکہ کی تصویریں یا ان کے مجسّمے بنانے کا کام جنوں سے لیا ہو گا ۔ اور یہ بات آخر اُن یہودیوں کے بیان پر اعتماد کر کے کیسے تسلیم کر لی جائے جو حضرت سلیمانؑ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ اپنی مشرک بیویوں کے عشق میں مبتلا ہو کر بت پرستی کرنے لگے تھے (۱ ۔ سلاطین ۔ باب ۱۱)

تاہم مفسرین نے بنی اسرائیل کی یہ روایات نقل کرنے کے ساتھ اس امر کی بھی صراحت کر دی تھی کہ شریعتِ محمدیہ میں یہ فعل حرام ہے اس لیے اب کوئی شخص حضرت سلیمانؑ کی پیروی میں تصویریں اور مجسّمے بنانے کا مجاز نہیں ہے ۔ لیکن موجودہ زمانے کے بعض لوگوں نے جو اہلِ مغرب کی تقلید میں مصوّری و بت تراشی کو حلال کرنا چاہتے ہیں ، قرآن مجید کی اس آیت کو اپنے لیے دلیل ٹھیرا لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جب ایک پیغمبر نے یہ کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں اس کے اس فعل کا ذکر کیا اور اس پر کسی ناپسندیدگی

کا اظہار بھی نہ فرمایا تو اسے لازماً حلال ہی ہونا چاہیے۔

ان مقلدینِ مغرب کا یہ استدلال دو وجوہ سے غلط ہے۔ اوّل یہ کہ لفظ تماثیل جو قرآن مجید میں استعمال کیا گیا ہے، انسانی اور حیوانی تصاویر کے معنی میں صریح نہیں ہے، بلکہ اس کا اطلاق غیر جاندار اشیاء کی تصویروں پر بھی ہوتا ہے، اس لیے محض اس لفظ کے سہارے یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ قرآن کی رو سے انسانی اور حیوانی تصاویر حلال ہیں۔ دوسرے یہ کہ نہایت کثیر التعداد اور قوی الاسناد احادیث متواتر المعنی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح اشیاء کی تصویریں بنانے اور رکھنے کو قطعی حرام قرار دیا ہے۔ اس معاملہ میں جو ارشادات حضورؐ سے ثابت ہیں اور جو آثار اکابرِ صحابہ سے منقول ہوئے ہیں انہیں ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱۔ عن عائشة ام المومنين ان ام حبيبة وام سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور فاولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة (بخاری، کتاب الصلوٰۃ۔ مسلم، کتاب المساجد۔ نسائی، کتاب المساجد۔)	ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے حبش میں ایک کنیسہ دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ اس کا ذکر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضورؐ نے فرمایا ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب ان میں کوئی صالح شخص ہوتا تو اس کے مرنے کے بعد وہ اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ بناتے اور اس میں یہ تصویریں بنا لیا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک بدترین خلائق قرار پائیں گے۔
۲۔ عن ابی جحیفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن المصور (بخاری، کتاب البیوع، کتاب الطلاق و کتاب اللباس)	ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔
۳۔ عن ابی زرعة قال دخلت	ابو زرعہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہؓ

مع ابی ھریرۃ دارًا بالمدینۃ فرأی اعلاھا مصورًا یصور، قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا حبۃ و لیخلقوا ذرۃ (بخاری، کتاب اللباس، مسند احمد اور مسلم کی روایت میں تصریح ہے کہ یہ مروان کا گھر تھا)

کے ساتھ ایک مکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مکان کے اوپر ایک مصور تصویریں بنا رہا ہے۔ اس پر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرے۔ یہ لوگ ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا کر دکھائیں۔

۴۔ عن ابی محمد الھذلی عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فقال ایکم ینطلق الی المدینۃ فلا یدع بھا وثنا الا کسرہ ولا قبرًا الا سواہ ولا صورۃ الا لطخھا۔ فقال رجل انا یا رسول اللہ فانطلق فھاب اھل المدینۃ۔ فرجع۔ فقال علی انا انطلق یا رسول اللہ۔ قال فانطلق۔ فانطلق ثم رجع۔ فقال یا رسول اللہ لم ادع بھا وثنا الا کسرتہ ولا قبرًا الا سویتہ ولا صورۃ الا لطختھا۔ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد لصنعۃ شئ من ھذا فقد کفر بما انزل علی محمد (مسند احمد۔ مسلم کتاب الجنائز اور نسائی کتاب الجنائز میں بھی اس مضمون کی ایک

ابو محمد ھذلی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون ہے جو جا کر مدینہ میں کوئی بت نہ چھوڑے جسے توڑ نہ دے اور کوئی قبر نہ چھوڑے جسے زمین کے برابر نہ کر دے اور کوئی تصویر نہ چھوڑے جسے مٹا نہ دے۔ ایک شخص نے عرض کیا میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ چنانچہ وہ گیا مگر اہل مدینہ کے خوف سے یہ کام کیے بغیر پلٹ آیا۔ پھر حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا تم جاؤ۔ حضرت علیؓ گئے اور واپس آکر انہوں نے عرض کیا کہ میں نے کوئی بت نہیں چھوڑا جسے توڑ نہ دیا ہو۔ کوئی قبر نہیں چھوڑی جسے زمین کے برابر نہ کر دیا ہو اور کوئی تصویر نہیں چھوڑی جسے مٹا نہ دیا ہو۔ اس پر حضورؐ نے

حدیث منقول ہوئی ہے) فرمایا اب اگر کسی شخص نے ان چیزوں میں سے کوئی چیز بنائی تو اس نے اس تعلیم سے کفر کیا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی ہے۔

۵ - عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم . . . ومن صور صورۃ عذب وکلف ان ینفخ فیھا ولیس بنافخ (بخاری۔ کتاب التعبیر۔ ترمذی، ابواب اللباس۔ نسائی۔ کتاب الزینۃ۔ مسند احمد۔)

ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں . . . . اور جس شخص نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہ پھونک سکے گا۔

۶ - عن سعید بن ابی الحسن قال کنت عند ابن عباس رضی اللہ عنہما اذ اتاہ رجل فقال یا اباعباس انی انسان انما معیشتی من صنعۃ یدی وانی اصنع ھذہ التصاویر۔ فقال ابن عباس لا احدثک الا ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمعتہ یقول من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا۔ فربا الرجل ربوۃ شدیدۃ واصفر وجھہ۔ فقال ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بھذا الشجر کل شئ لیس فیہ روح (بخاری، کتاب البیوع۔ مسلم، کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ۔ مسند احمد۔)

سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے ابوعباس میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے ہاتھ سے روزی کماتا ہے اور میرا روزگار یہ تصویریں بنانا ہے۔ ابن عباس نے جواب دیا کہ میں تم سے وہی بات کہونگا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنی ہے۔ میں نے حضور سے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا اللہ اسے عذاب دیگا اور اسے نہ چھوڑیگا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونکے، اور وہ کبھی روح نہ پھونک سکے گا۔ یہ بات سن کر وہ شخص سخت برافروختہ ہوا اور اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس پر ابن عباس نے کہا بندۂ خدا، اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے تو اس درخت کی بنا، یا کسی ایسی چیز

کی بنا جس میں روح نہ ہو۔

۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیٰمۃ المصورون (بخاری، کتاب اللباس۔ مسلم، کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ۔ مسند احمد)

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ کے ہاں سخت ترین سزا پانے والے مصور ہوں گے۔

۸۔ عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذین یصنعون ھٰذہ الصور یعذبون یوم القیٰمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم (بخاری، کتاب اللباس۔ مسلم، کتاب اللباس۔ نسائی، کتاب الزینۃ۔ مسند احمد)

عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

۹۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالباب ولم یدخل فقلت اتوب الی اللہ مما اذنبت قال ما ھٰذہ النمرقۃ قلت لتجلس علیھا وتوسدھا قال ان اصحاب ھٰذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم وان الملائکۃ لا تدخل بیتاً فیہ الصورۃ (بخاری، کتاب اللباس، مسلم،

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازے ہی میں کھڑے ہو گئے۔ اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں خدا سے توبہ کرتی ہوں ہر اس گناہ پر جو میں نے کیا ہو۔ حضور نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ اس غرض کے لیے ہے کہ آپ یہاں تشریف رکھیں اور اس پر ٹیک لگائیں فرمایا، ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے

کتاب اللباس ۔ نسائی، کتاب الزینۃ ۔ ابن ماجہ، کتاب التجارات ۔ مؤطا، کتاب الاستیذان)

روز عذاب دیا جائیگا ۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اس کو زندہ کرو ۔ اور ملائکہ (یعنی ملائکۂ رحمت) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں ۔

۱۰ ۔ عن عائشۃ قالت دخل علیّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا متستّرۃ بقرام فیہ صورۃ فتلون وجہہ ثم تناول الستر فھتکہ ثم قال ان من اشد الناس عذابًا یوم القیٰمۃ الذین یشبھون بخلق اللّٰہ (مسلم ۔ کتاب اللباس ۔ بخاری، کتاب اللباس ۔ نسائی، کتاب الزینۃ ۔)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویر تھی ۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے اس پردے کو لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا قیامت کے روز سخت ترین عذاب جن لوگوں کو دیا جائے گا ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں ۔

۱۱ ۔ عن عائشۃ قالت قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت علی بابی درنوکًا فیہ الخیل ذوات الاجنحۃ فامرنی فنزعتہ (مسلم، کتاب اللباس ۔ نسائی، کتاب الزینۃ ۔)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں پر دار گھوڑوں کی تصویریں تھیں ۔ حضور نے حکم دیا کہ اسے اتار دو اور میں نے اتار دیا ۔

۱۲ ۔ عن جابر قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الصورۃ فی البیت ونھی ان یصنع ذالک (ترمذی، ابواب اللباس ۔)

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا کہ گھر میں تصویر رکھی جائے اور اس سے بھی منع فرمادیا کہ کوئی شخص تصویر بنائے ۔

۱۳ ۔ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ

ابن عباس ابوطلحہ انصاری سے روایت کرتے ہیں